پولیو کا مرض، حفاظتی ویکسینیشن اور اس کے بارے میں تحفظات اور ان کے جوابات

مفتی سید طارق علی شاہ

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی ضلع بنوں پاکستان

جسمانی صحت وعافیت اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جو دین ودنیا دونوں اعتبار سے محمود بلکہ مقصود وضروری ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی انسان صحت جیسی نعمت سے محروم ہو تو اس کے سامنے اگرچہ ڈھیر سارا دنیاوی مال ومتاع موجود ہو لیکن پھر بھی مغموم وپریشان ہوتا ہے اس کے سامنے عیش وتعیش اور راحت وآرام کے دنیاوی اسباب موجود ہوتے ہیں مگر وہ بے چین وبے آرام ہوتا ہے، نیز وہ دنیا کے کسی کام کاج کے لائق نہ ہو کر معاشرے میں عضو معطل کی طرح زندگی گزار رہا ہوتا ہے، اس طرح دین کے اعتبار سے بھی محبوب ومقبول بندہ اکثر وہی ہوتا ہے جو صحت وعافیت جیسی نعمت سے مالا مال ہو۔ دین کے بہت سارے کام ایسے ہیں جو ایک صحت مند مؤمن تو کر سکتا ہے لیکن صحت سے محروم شخص اس کے کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمانِ نبوی ﷺ ہے۔" **المؤمن القوی خير من المؤمن الضعيف**" یعنی قوی وصحت مند مؤمن بنسبت ضعیف مؤمن کے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بہت سارے لوگ اس عظیم نعمت کی قدردانی نہیں کرتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔" **نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ**" ترجمہ:۔ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جس کے بارے میں اکثر لوگ غفلت میں پڑے ہوتے ہیں: ایک صحت اور دوسرے فارغ البال ہونا۔ اس لیے ہر انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اور اپنے خاندان کی صحت وعافیت کا خصوصی اہتمام کرتے ہوئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔ من اصبح معافی فی جسدہ آمنافی سربہ عندہٗ قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا ترجمہ:۔ جس نے صبح کی اس حال میں کہ اس کا جسم بعافیت رہا، اپنے خاندان میں مامون رہا اور اس کے پاس اس دن کی روزی ہو تو گویا پوری دنیا اس کے سامنے لاکر رکھ دی گئی ہے۔

ان تمام باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحت وعافیت جیسی نعمت دنیا میں کوئی اور نہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کو وجود بخشا ہے صحت وبیماری ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریباں ہو کر جسم انسانی پر یکے بعد دیگرے وقوع پزیر ہوتی رہی ہے۔

ہم روز مرہ کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی انسان کو صحت مند بنا دیتا ہے جبکہ کبھی اس کی صحت کو بیماری میں تبدیل فرمادیتے ہیں اور مقصود دونوں صورتوں میں اپنے بندوں کی اطاعت کا امتحان لینا ہوتا ہے جبکہ اس امتحان میں کامیاب وہی شخص ہو سکتا ہے جو بیماری وصحت دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو، نیز بیماری پر صبر اور تندرستی وصحت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے۔

قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔:"**واذا مرضتُ فَهُوَ يشفين الاية**" یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ ہی شفا دیتے ہیں۔ اسی طرح بیماری وتکلیف پر صبر کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت ایوب علیہ السلام کا تذکرہ نقل فرمایا ہے جنہوں نے انتہائی سخت بیماری پر صبر کرتے ہوئے اولوالعزمی کا مظاہرہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ رحمۃ للعٰلمین ﷺ نے علاج کے لیے اسبابِ شفاء اختیار کرنے کی ترغیب فرمائی ہے چنانچہ حدیثِ نبوی ﷺ ہے:**عن اسامة بن شريكٌ قال: قالت الأ عراب يا رسول الله ألا نتداوى؟ قال:نعم ياعبادالله! تداوَوْ فإن الله لم يضع داء الاوضع له شفاء أوقال دواء الا دائٍ واحداً ، فقالوا يارسول الله وماهو؟ قال:الهرم۔** (ترمذی:۲/۲۴)ترجمہ:۔ حضرت اسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں کہ اعراب (دیہاتیوں) نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم علاج معالجہ نہ کریں؟ (جب ہم بیمار ہوجائیں) فرمایا کہ ہاں (علاج کیا کرو) اے اللہ کے بندو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک بیماری کے علاوہ باقی تمام بیماریوں سے شفایاب ہونے کے لیے دوائی کا بندوبست فرمایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا وہ بیماری کونسی ہے؟ فرمایا بڑھاپا۔ نیز حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دوائی کا استعمال فرماتے ہوئے اس وہم کو دفع فرمایا کہ علاج کرانا توکل کے خلاف ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے۔**عن علی بن عبيد الله عن جدته وكانت تخدم النبی صلی الله عليه وسلم قالت: ماكان يكون برسول الله صلی عليه وسلم قرحة ولا نكبةٌ الاأمرنی رسول الله صلی عليه وسلم أن أ ضع عليها الحناء۔** (ترمذی:۲/۲۵) ترجمہ:۔ حضرت علی بن عبید اللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں ان کی دادی جو نبی کریم صلی علیہ وسلم کی خادمہ تھی فرماتی ہے کہ جب بھی نبی علیہ السلام کے جسم مبارک پر کوئی پھوڑا یا آبلہ نکل آتا تو نبی علیہ السلام مجھے اس پر بطورِ دوائی مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔

اسی طرح شہد کو بطورِ دوا ذکر کرتے ہوئے ارشادِ خداوندی ہے "**يخرج من بطونها شراب مختلف ألوانه فيه شفاء للناس** الآية۔ ترجمہ:۔ شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کی شربت (شہد) نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لیے (مختلف بیماریوں سے) شفاء (دوا) ہے۔

قرآن وحدیث کی مذکورہ بالا اقتباسات سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں لاتعداد امراض پیدا کئے ہیں اور ہر بیماری کی دوائی کا بھی انتظام فرمایا ہے۔ نیز اس بات کا بھی پتہ چلا کہ علاج کرانا توکل کے خلاف نہیں بلکہ عین سنت ہے۔

آج کے دور میں بھی ہمارے اردگرد کے ماحول میں مختلف قسم کے متعدد بیماریوں کا جال پھیلا ہوا ہے جن میں اکثر بیماریاں انتہائی خطرناک ومہلک ہیں جو یا تو انسان کی زندگی کا بالکل خاتمہ کر دیتی ہے یا پھر اس کو زندگی بھر کے لیے اپاہج ومعذور کرکے دوسروں کا دستِ نگر

بنا دیتا ہے۔ مثلاً پولیو، چیچک، یرقان، بخار، ملیریا، نزلہ، زکام، خناق، تشنج، کھالی کھانسی اور ایڈز وغیرہ مختلف مشہور بیماریوں کے نام ہیں۔ یہ تمام بیماریاں مختلف قسم کی خوردبینی جانداروں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں ان خوردبینی جانداروں میں وائرس، بیکٹریا اور ایلجی وغیرہ شامل ہیں۔ یہ خوردبینی جاندار انسان کی روزمرہ زندگی کو کئی طرح سے متاثر کرتے ہیں، ان میں سے بعض تو جسم انسانی کے لئے فائدہ مند بھی ہیں جبکہ کچھ نقصان دہ ہیں۔ عالمی سطح پر ان متعدی امراض کے خلاف کوششیں کی جارہی ہیں جس میں چیچک وغیرہ جیسی بعض بیماریوں کا دنیا سے خاتمہ کر دیا گیا۔ جبکہ بعض بیماریوں کے خلاف ابھی جدوجہد جاری ہے ان امراض میں سے پولیو مرض بھی ہے جس کا پاکستان، افغانستان، ہندوستان اور صومالیہ کے علاوہ باقی دنیا سے تقریباً خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

زیرِ مطالعہ کا مضمون چونکہ پولیو سے متعلق ہے لہٰذا اس کی تعریف، اثرات اور اس کے بارے میں دیگر تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

وائرس (virus) سے پھیلنے والی بیماریاں:۔

پولیو، خسرہ، چیچک، نزلہ زکام، یرقان اور ایڈز وغیرہ مختلف قسم کے وائرس سے پھیلنے والی بیماریاں ہیں۔

۱۔ **پولیو کی تعریف:**... پولیو وائرس سے پھیلنے والی ایک بیماری ہے یہ وائرس پانی سے منتقل ہوتا ہے نیز پولیو کے وائرس مریض کی جسم سے ناک، منہ اور گلے سے خارج ہونے والی رطوبتوں اور فضلات کے ذریعے نکلتے ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے خوراک وغیرہ کی اشیاء میں خوراک کی نالیوں کے ذریعے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں سے خون کی نالیوں میں داخل ہو کر آخر کار اعصابی نظام میں پہنچتے ہیں۔ اورا عصابی خلیوں کو تباہ کر کے بچوں کی معذوری کا باعث بنتے ہیں۔ اس مرض میں عموماً بچے ہی مبتلا ہوتے ہیں تاہم بڑے بھی اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں

۲۔ **وائرس کیا ہے؟**... طبی محققین کی تحقیق کے مطابق وائرس جاندار اور بے جان کے درمیان ایک مخلوق ہے جس کا جسم نہ تو خلوی ہے اور نہ ہی خلیے جیسے اجزائے تنظیم کا حامل ہے۔ وائرس میں خود اس بات کی صلاحیت نہیں کہ وہ نشوونما پائے یا نسل بڑھائے بلکہ وائرس جسم کے اندر موجود میزبان خلیے کے اندر داخل ہو کر اس کی خلوی مشینری پر قابض ہو کر ہی عملِ تولید کر سکتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر وائرس ایک مفت خور کی حیثیت سے دوسرے خلیوں میں رہ کر زندہ رہ سکتے ہیں زندہ خلیوں سے باہر رہ کر ان کی حیثیت بے جانوں جیسی ہوتی ہے جہاں وہ قلمی شکل اختیار کر لیتے ہیں، وائرس عملاً ہر قسم کی جانداروں میں موجود ہو سکتے ہیں۔

وائرس کی شکل:... وائرس میں نہایت باریک قسم کے ذرات ہوتے ہیں، جن کا سائز 10 سے 450 نانو میٹر (NM) کے درمیان ہوتا ہے، انہیں صرف الیکٹرانی خوردبین سے دیکھا جاسکتا ہے۔ وائرس گول، ڈنڈا نما یا قلمی نما، کثیر پہلو یا مینڈک کے لاروے جیسی شکل کے ہوتے ہیں۔ پولیو اور ایڈز کے وائرس گول شکل کے ہوتے ہیں۔

۳۔ پولیو وائرس کے اقسام:۔

پولیو وائرس تین قسم کے ہوتے ہیں، جنہیں p1 . p2 .p3 وائرس کہتے ہیں۔ پانچ سال کے بچوں تک یہ بیماری بڑی آسانی سے لگتی ہے۔

ابتدائی علامات:۔

بیماری کی ابتداء میں بچے میں زکام، بخار، سر درد، بد ہضمی، الٹیاں، گردن اور کمر میں درد، ہاتھ پاؤں کی سختی، عضلات میں تناؤ جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ جب وائرس کا حملہ شدید ہو تو ریڑھ کی ہڈی کے حرام مغز پر اس کا اثر ہوتا ہے جس کی وجہ سے ٹانگوں اور نظام تنفس پر فالج کا حملہ ہوتا ہے۔ اور بیماری کے یہ اثرات انسانی جسم میں جراثیم کے داخلے کے بعد 7 سے 14 دنوں میں ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

اثرات:۔

بیماری کی ابتدائی علامات مکمل ہونے کے بعد پولیو کا شکار بچہ یا تو فوراً مر جاتا ہے یا زندگی بھر کے لیے معذور ہو جاتا ہے چونکہ جدید تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ پولیو کے وائرس حرام مغز کے نچلے حصے یعنی lumber spin کو زیادہ متاثر کرتا ہے لہذا پولیو زدہ بچوں کو اکثر پاؤں، ٹانگوں سے معذور مفلوج ہونے کا مستقل عارضہ لاحق ہوتا ہے۔

علاج:۔ درج ذیل طریقوں سے پولیو کے مریض کا علاج کیا جا سکتا ہے:۔

1۔ فزیو تھراپی کے ذریعے متاثرہ عضلات کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

2۔ بین الاقوامی سطح پر عالمی ادارہ صحت کی طرف سے دوسرے کئی متعدی اور جان لیوا بیماریوں کے لیے ویکسینیشن کے سلسلے ہیں محکمہ صحت کا EPI کے نام سے دوسرے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی کام جاری ہے جس کو تامین کاری vaccination کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس کے لیے محکمہ صحت سے منسلک الگ شعبہ EPI کے نام سے کام کرتا ہے۔ اس کا vaccination کے لحاظ سے ایک الگ شیڈول ہے اس میں polio ویکسین بھی شامل ہیں۔ جو (OPV) یعنی Oral Polio Vaccine کے نام سے جانا جاتا ہے۔

پولیو ویکسین دو طرح کی ہوتی ہیں:

(1) سبلین ویکسین:۔ یہ ویکسین عام استعمال ہوتی ہے جو عموماً اور ہر جگہ قطروں کی صورت میں پلائی جاتی ہے۔

پولیو کے قطروں کا طریقۂ استعمال:۔

طبی ماہرین کے مطابق پیدائش سے چار ماہ تک چار دفعہ پولیو کے قطرات متواتر بچوں کو پلانا چاہیے اور پھر 5 سال تک پر پولیو مہم کے دوران بچوں کو یہ قطرات پلانا ضروری ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق اس سے مریض کو پوری زندگی کے لیے انشاء اللہ پولیو سے تحفظ مل سکتا ہے۔ جبکہ پولیو کے قطرات سے غفلت کی صورت میں جسمانی معذوری اس کا بدیہی نتیجہ ہوتا ہے۔

عام معمول کے مطابق بچوں کو پانچ سال تک ویکسین کو دو قطروں کی صورت میں منہ میں دی جاتی ہیں۔

(2):۔سالک ویکسین:۔ یہ ویکسین ٹیکے کی صورت میں لگائی جاتی ہے۔

پولیو سے بچاؤ کے احتیاطی تدابیر:۔

(۱) سب سے پہلی احتیاطی تدبیر یہ ہے کہ جیسے ہی بچے میں اس مرض کی ابتدائی علامات نزلہ، زکام، کھانسی، سر درد اور الٹیاں وغیرہ نمودار ہوں فوراً علاج کرانا چاہیے۔

(۲) چونکہ طبی نقطۂ نظر سے پولیو ایک متعدی مرض ہے۔ لہٰذا ایسے مریض کو فوراً باقی تندرست بچوں سے الگ کرنا چاہیے۔

(۳) اگر کسی عورت کے ہاں ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں کہ پیدائش کے چند ماہ بعد یا ایک دو سال بعد وہ تواتر کے ساتھ پولیو مرض کے شکار ہو جاتے ہیں تو ایسی عورت کا علاج ضروری ہے۔

(۴) ۔ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے تاکہ پولیو کے وائرس پیدا نہ ہوں۔

(۵) ۔اگر پولیو سے متاثر بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو اس کی ماں کو زود ہضم ہلکی غذائیں اور تازہ میوہ جات کھلائے جائیں۔

ایک سوال اور اس کا جواب:۔

پولیو ویکسینیشن کے بارے میں ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب **OPV(Oral polio vaccine)** کا شعبہ ہر صوبے کے مختلف اضلاع میں کام کر رہا ہے اور تمام بچوں کو معمول کے مطابق **OPV** ملتی رہتی ہے تو پھر پولیو کے خاتمے کے لیے بار بار یہ مہم کیوں چلائی جاتی ہے شعبہ **OPV** کے ذمہ دار حضرات اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ معمول کے مطابق بچوں کو جو پولیو ویکسین دیے جاتے ہیں وہ **opvo . opv1 . opv2 . opv3** ہے جو کہ دوسرے تمام ویکسین کے ساتھ دیے جاتے ہیں در حقیقت یہ خوراکیں عام طور پر بہت تھوڑی ہوتی ہیں۔ جس ملک میں یہ بیماری عام ہوتی ہے وہاں پر بچوں کو معمول کے خوراکوں کے علاوہ مزید بہت ساری خوراکیں دینی لازمی ہوتی ہیں اور پانچ سال کی عمر تک کے بچوں کو ایسی صورتحال میں کم از کم 20،25 خوراکیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

پولیو ویکسینیشن کا شرعی جائزہ:۔

پولیو ویکسینیشن کے بارے میں شریعتِ مطہرہ کیا کہتی ہے اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے چند تمہیدی باتوں کا جاننا ضروری ہے:۔

(۱)۔ مفتی یعنی کسی مسئلے کا شرعی حکم بتانے والے کے لیے ضروری ہے کہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینے سے پہلے تمام متعلقہ ممکنہ تحقیقات کر کے اپنے آپ کو مکمل طور پر مطمئن کر لے محض اٹکل اور اندازے سے ہرگز جواب نہ دے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب شرح عقود رسم المفتی میں علامہ خیر الدین رملیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **وفی آخر "الفتاوی الخیریة": ولا شکَّ أن معرفة راجح المختلف فیه من مرجوحه ومراتبه قوة وضعفاً۔ هو نهایة آمال المشمّرین فی تحصیل العلم ۔ فالمفروض علی المفتی والقاضی التثبّتُ فی الجواب وعدم المجازفة فیها : خوفاًمن الافتراء علی الله بتحریم حلال وضده (شرح عقود رسم المفتی ص ۵۰)**

ترجمہ:۔ مختلف فیہ مسائل میں راجح مرجوح کو پہچاننا اور قوی وضعیف کا جاننا علم فقہ کی تحصیل میں پائنچے چڑھانے والوں کی آخری آرزو ہے۔ مفتی اور قاضی کے لیے فرض ہے کہ تحقیق کے بعد جواب دیں ،اٹکل اور اندازے کے ساتھ جواب دینے سے بچے۔ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر کے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے سے ڈریں۔

(۲)۔اصولِ افتاء میں ہے کہ اگر مسئلہ علم طب (میڈیکل) سے متعلق ہو اور اس کے جواز یا عدمِ جواز کے بارے میں فتوی دینا ہو تو پہلے کسی ایسے ماہر ڈاکٹر سے تحقیقات کرائی جائے جو متشرع، دیندار اور متبع سنت شخص ہو اور پھر انہی تحقیقات کی روشنی میں علم طب کا مسئلہ بتا دیا جائے۔

مذکورہ بالا تمہیدات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ پولیو ویکسینیشن ایک خالص طبی بحث ہے لہٰذا دیندار اور ماہر ڈاکٹرز کی تحقیقات کی روشنی میں جواز وعدمِ جواز کا فتوی جاری کیا جائے گا۔ اور چونکہ پولیو ویکسین کے بارے میں اب تک کی گئی تمام لیبارٹریز تحقیقات کا حاصل یہی نکلا ہے کہ اس میں کوئی مضرِ صحت یا ممنوع من حیث الشریعۃ اشیاء کا استعمال ہرگز نہیں کیا گیا ہے، لہٰذا پورے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ پولیو ویکسین ازروئے شریعت نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن اور ایک اچھا اقدام ہے، نیز شریعت میں ہر سنی سنائی بات کو تحقیق کیے بغیر بیان کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے "**کفی بالمرء کذباً أن یحدّث بکل ما سمع**" ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرے۔ خصوصاً جبکہ اس کا تعلق ایک ایسے معاملے کے ساتھ ہو جس میں کسی انسان کے موت وحیات یا صحت وبیماری کا سوال ہو۔

لہٰذا پولیو ویکسین کے بارے میں جتنی بھی بے بنیاد باتیں مشہور ہیں، اس پر کان دھرنے یا بیان کرنے سے بالکلیہ گریز کیا جائے، کیونکہ اگر خدانخواستہ ہمارے کہنے پر کسی بچے کے والدین پولیو ویکسین کے استعمال سے غفلت برتنے پر وہ بچہ عمر بھر کے لیے معذور ہو جائے تو متعلقہ والدین کے ساتھ ہم سے بھی اس کے بارے میں ضرور باز پُرس ہوگی۔ اسی طرح پولیو ویکسین جیسی طبی دوائی پر دیندار ڈاکٹروں کی تحقیق کے بجائے محض اپنے گمان کے مطابق رائے دینا سراسر ناانصافی ہوگی، حکم قرآنی کے مطابق گمان کے پر پیچ راستوں پر چلنے کی بجائے تحقیق کے راستے کے راہرو بن کر زندگی کا سفر طے کرنا چاہیے۔

"ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث اور یاایها الذین آمنوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبیّنوُا" کی عملی تفسیر بن کر زندگی گزرانی چاہیے۔

دیگر مستند مفتیان کرام واکابرین کی طرح دار الافتاء جامعہ المرکز الاسلامی بنوں بھی پولیو اور دیگر متعدی امراض کیلئے مقررہ ویکسین وغیرہ کو نہ صرف جائز بلکہ مستحسن وضروری قرار دیا ہے۔ جن میں مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی صاحب، (مہتمم جامعہ ہذا) مفتی انور شاہ صاحب (رئیس شعبہ تخصص فی الفقہ) اور شیخ الحدیث مولانا اختر جان و دیگر علماء شامل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ام المدرس دارالعلوم دیوبند سمیت برصغیر کے تقریباً تمام مستند دارالافتاؤں نے پولیو ویکسین کے حق میں فتاوی جاری کر کے اس کو ازروئے شریعت جائز قرار دیا ہے بلکہ اُن میں سے اکثر نے ترغیبی بیانات بھی جاری کر دیے ہیں، جن میں انہوں نے والدین پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے ضرور پلائیں۔ اور آج تک اندرون وبیرون ملک کسی بھی مستند دارالافتاء نے ایسا فتوی جاری نہیں کیا ہے جس میں پولیو قطرات کی حرمت بیان کی گئی ہو۔

امریکہ ایک طرف سے ڈرون بمباری اور دوسری طرف ہمارے بچوں کے علاج کیلئے امریکی دوائی:

علماء کرام اچھی طرح جانتے ہیں کہ کافر ہمارا دوست نہیں ہو سکتا، کیوں کہ یہ قرآن مجید کا اٹل فیصلہ ہے۔ اب بم برسانا، ڈرون حملے کرنا انتہائی غلط کام ہے یہ صرف اسلام نہیں بلکہ مغربی قانون اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے بھی خلاف ہے۔ یہاں تک کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل "بان کی مون" نے پاکستان کے حالیہ دورے پر اسے غیر انسانی فعل قرار دیا۔

لہٰذا جیسے ڈرون حملے کرنا گناہ اور ظلم ہے اس طرح امریکہ کی دشمنی یا کسی اور دشمنی میں اپنے بچوں کو پولیو اور دیگر خطرناک امراض کے حوالے کرنا بھی زیادتی ہے۔ کیونکہ اگر وہ بچوں کو بارود سے ختم کر رہے ہیں اور ہم جراثیم سے۔۔۔ تو دونوں شریک جرم ہوئے۔ اور یاد رہے کہ یہ مہم امریکہ کا نہیں بلکہ حکومت پاکستان کا ہے۔ مغربی اور عرب ممالک صرف چندہ دیتے ہیں۔ اور یہ کہ ہمیں کسی کی دشمنی میں اپنے اولاد کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور یہی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں بھی فرماتا ہے۔ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَ لاَّ تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى "کسی قوم کی دشمنی تم کو عدل سے نہ ہٹادے خبردار عدل کرو، تقویٰ کے قریب ترین چیز عدل ہے"۔ (سورۃ المائدہ)

پولیو اور دیگر وبائی امراض کا مہم اقوامِ متحدہ کے ادارے یونیسیف اور WHO کے ذریعے کیوں؟

☆...یونیسیف اور عالمی ادارۂ صحت صرف اقوام متحدہ نہیں بلکہ علماء کرام کے زیر سرپرستی بھی کام کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے سیاسی پالیسیوں سے ان اداروں کا کوئی تعلق نہیں، ان اداروں کا مقصد صرف اور صرف عوام کی فلاح وبہبود اور غریب اور پسماندہ ممالک میں صحت اور تعلیم کے لئے کام کرنا ہے۔

☆...پاکستان میں بھی یہ محکمہ صحت کے تحت کام کررہے ہیں اور ان کے ہر پروگرام میں محکمہ صحت کا نمائندہ ضرور موجود ہوتا ہے۔ بلکہ ضلعی سطح پر تمام مہم کا سربراہ محکمہ صحت کا ڈاکٹر ہوتا ہے۔

☆...اگر اقوام متحدہ یا امریکہ اپنی سیاسی مقاصد کے لئے ان اداروں کو استعمال کرتے تو بہت کچھ کرسکتے تھے مگر انہوں نے ان اداروں کو صرف اور صرف فلاحی کاموں کے لئے پابند بنایا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی ہے کہ ان اداروں کا کسی قسم کی سیاست وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ تمام پاکستانیوں کو معلوم بھی ہے کہ ڈاکٹر شکیل یونیسیف، WHO کا آدمی تھا یا حکومت کا؟

پولیو مہم اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف جاسوسی:

جاسوسی کے حوالے سے علماء حضرات کے مجالس میں ڈاکٹر شکیل آفریدی کی مثال دی جارہی ہے۔ اگرچہ ڈاکٹر شکیل نے یہ جاسوسی پولیو ویکسین کے ذریعے نہیں کی، بلکہ ہیپاٹائٹس مہم کے ذریعے کی۔ کیونکہ پولیو ویکسین پلانے میں کسی سے خون نہیں لیا جاتا اور نہ انجکشن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر وہاں ان سے خون لیا گیا اور بعد میں (DNA) ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے ان کی شناخت ہوئی۔ انجکشن کا استعمال ہیپاٹائٹس کی مہم میں ہوتا ہے۔ لیکن میڈیا نے یہ سارا ملبہ پولیو مہم پر ڈالا جس سے اس مہم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کے دو سینئر صحافیوں جناب رحیم اللہ یوسفزئی اور جناب سلیم صافی نے کئی پروگراموں میں کھل کر کہا، کہ میڈیا نے اس خبر کی نشر کرنے میں غیر سنجیدگی سے کام لیا اور بغیر سوچے سمجھے سارا ملبہ پولیو مہم پر ڈال دیا۔

عدالت عظمیٰ کے ایبٹ آباد کمیشن کی رپورٹ میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر شکیل کی جاسوسی کا پولیو مہم سے کوئی تعلق نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ اسی سال کے ابتداء میں WHO نے مصر میں تمام عالم اسلام مقتدر دینی شخصیات اور علماء دین کے کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں طویل غور وخوض کے بعد امام کعبہ اور شیخ الازہر کے زیر سرپرستی تمام علماء کرام اور یونیسف اور عالمی ادارہ صحت نے پولیو کے حوالے سے جاسوسی کے الزام کو مسترد کیا اور تہیہ کیا کہ آئندہ بھی اس پروگرام کو ہر قسم کی سیاست و آلائشوں سے پاک رکھا جائے گا۔

مغرب کی مسلمانوں پر اتنی کرم نوازی کیوں؟ کہ لاکھوں کروڑوں ڈالر ہمارے صحت پر خرچ کرتے ہیں؟

جہاں تک اقوام متحدہ کے رفاہی اداروں کا سلسلہ ہے تو ان اداروں کے لئے نمائندہ ممالک سے رقم جمع کی جاتی ہے اور پھر وہ غریب اور پسماندہ ممالک میں لگاتے ہیں۔ یورپ کے دیگر رفاہی اداروں میں بھی وہاں کے سرمایہ دار لوگوں کو اختیار ہوتی ہے کہ وہ اپنے دولت وغیرہ کا ٹیکس ادا کریں یا کسی رفاہی کاموں میں خرچ کریں یورپ کے بے شمار (NGO) این جی اوز انہی فنڈز کی بناء پر چلتی ہے۔ البتہ ان این جی اوز کا کام ہمارے تہذیب وثقافت کے مطابق ہے یا نہیں اس پر بات ہوسکتی ہے۔

پولیو اور صحت کیلئے فنڈنگ:

پولیو کے حالیہ پروگرام زیادہ تر عرب ممالک اور جاپان وغیرہ کے تعاون سے چل رہا ہے اب حال ہی میں سعودی عرب کے "اسلامک ڈویلپمنٹ بینک "(IDB) نے 75 ملین ڈالر اس پروگرام کے لئے مختص کئے۔ اس ضمن میں 18 اگست 2013ء کو مکہ مکرمہ میں عالم اسلام کے علماء اور مشائخ کا ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کیا جس میں پاکستان سے شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ، حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب مہتمم جامعہ عثمانیہ، حضرت مولانا مفتی منیب الرحمن صاحب چیئرمین رؤیت ہلال کمیٹی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب اور دیگر مسالک کے اہم شخصیات نے شرکت کی، اس کے علاوہ سعودی عرب اور جامعۃ الازہر کے اہم علمی اور دینی شخصیات بھی موجود تھیں۔ کانفرنس کے صدارت عالم اسلام کے نامور عالم دین امام کعبہ جناب شیخ صالح بن حمید نے کی۔ اس کانفرس کی مختصر روداد "ماہنامہ العصر شمارہ ستمبر 2013" شائع ہوگئی ہے۔

ہمارے ہی ملک سے پولیو کے خاتمے میں دلچسپی کی وجہ:

پولیو جراثیم کے افزائش کی جگہ صرف اور صرف انسان کا اندرونی بدن ہے لہٰذا وہ انسان ہی کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام ممالک جہاں انہوں نے یہ بیماری ختم کردی ہے وہ ڈر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بیماری دوبارہ ہمارے ملک میں نہ آجائے کیونکہ پھر وہ دوبارہ کروڑوں ڈالر ان مہموں پر لگائیں گے۔

لہٰذا وہ تمام ممالک پاکستان کے ساتھ ہر قسم کے تعاون پر تیار ہیں تاکہ یہ مرض ختم کردیں۔ پچھلے سال پاکستان کا ایک شخص پڑوسی ملک چین میں وائرس لے گیا جہاں یہ وبا کی شکل اختیار کرگئی۔ کئی لوگ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور کئی لوگ مستقل طور پر معذور ہوئے۔ چین نے پاکستان کو اطلاع دی کہ آپ جو چاہتے ہیں لے لیں، مگر یہ مرض ہر حال میں ختم کریں۔

اسی طرح ہمارے سابقہ صدر پاکستان آصف علی زرداری جب چین کے دورے میں گئے تو چین والوں نے باقاعدہ طور وہ لسٹ دکھادی کہ آپ کی ملک کی وباء کی وجہ سے ہمارے اتنے لوگ متاثر ہوئے۔

پولیو مرض صرف مسلمان ممالک پاکستان، افغانستان اور نائجیریا میں موجودگی کوئی سازش نہیں، بلکہ حقیقت ہے:

یہ مرض صرف اسلامی ممالک میں نہیں بلکہ غیر اسلامی ممالک میں بھی تھا۔ یہاں تک کہ امریکہ اور روس سمیت تمام مشرقی اور مغربی ممالک میں وبائی صورت اختیار کرچکا تھا لیکن اسی مہم کے ذریعے اور اسی ویکسین اور اسی فارمولے سے انہوں نے اپنے ممالک سے اس مرض کا خاتمہ کردیا۔

امریکہ سمیت تمام مغربی ممالک میں بھی یہ مرض موجود تھا بلکہ ایک حیران کن بات یہ کہ ایک امریکی صدر بھی پولیو مرض سے متاثر ہوئے تھے

لہٰذا اگر یہ سازش ہوتا تو امریکہ کیوں اسے استعمال کرتا اسی طرح وہ تصویر بھی دکھائی جاسکتی ہے جس میں پہلی بار جب ویکسین امریکہ کے بعض علاقوں میں لایا گیا تو تمام امریکی اس بیماری سے اتنے پریشان تھے کہ سب ہسپتالوں کے باہر قطاروں میں ویکسین کے انتظار میں کھڑے تھے۔

لہٰذا یہ پولیو مہم امریکہ سے لیکر اسرائیل تک اور عرب سے لیکر چین تک، سب جگہوں پر کیا گیا ہے۔ لیکن اب ان علاقوں میں جاری ہے جہاں وائرس موجود ہے ہندوستان تو ایک سیکولر ریاست ہے مگر وہاں ابھی تک یہ مرض موجود تھا۔ لیکن ہندوستان کے حکومت نے کوشش کرتے ہوئے اسکا صفایا کر دیا، اور 2010 سے ہندوستان میں کوئی کیس نہیں آیا ہے جس سے واضح پتہ چلتا ہے کہ مرض دنیا سے ختم ہو سکتا ہے۔

دیگر تمام بیماریوں کے مقابلے میں صرف پولیو پر فوکس کرنے کی وجوہات:

"پولیو" پر فوکس (Focus) کرنے اور زیادہ اہمیت دینے کی کئی وجوہات ہیں۔

(۱)...... چیچک (Smallfox) کے بعد دنیا میں دوسری بڑی بیماری "پولیو" ہے جو دنیا سے (Eradicate) ختم ہو رہی ہے اس سے پہلے چیچک کی بیماری کے بارے میں بھی لوگ اسی قسم کے غلط فہمیوں کے شکار تھے لیکن گھر گھر مہم کے بعد دنیا سے مکمل طور پر اس بیماری کا خاتمہ ہو گیا۔ حالانکہ اس بیماری سے ہمارے لوگ اتنے ڈر گئے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بیماری تو قبر میں بھی کسی کو نہیں چھوڑتی۔ مگر گھر گھر حفاظتی ٹیکوں کی مدد سے اُس بیماری کا خاتمہ ہوا۔ اب "پولیو" دنیا میں دوسری بڑی بیماری ہے جو مکمل طور پر ختم ہونے جارہی ہے کیونکہ پولیو وائرس عام ماحول یا کھلی فضاء میں زیادہ دیر نہیں رہ سکتی اس کی افزائش کی جگہ صرف اور صرف انسانی بدن ہے لہٰذا اگر ویکسین کی مدد سے اس کی افزائش والی جگہ یعنی اندرونی بدن بھی محفوظ کیا جائے تو یہ مکمل طور پر ختم ہو جائیگا کیونکہ اس کی رہنے کی جگہ باقی نہیں رہی تو یہ باہر رہ کر دو تین دن میں ختم ہو جاتا ہے۔

(۲)...... اس پر زیادہ فوکس (Focus) کیا جارہا ہے کہ یہ بیماری دنیا سے ختم ہونے کے آخری مراحل میں ہے۔ لہٰذا جلد از جلد ختم ہو جائے بخلاف دوسری امراض مثلاً ملیریا، ٹی بی وغیرہ کہ ملیریا کی وجہ وہ مچھر ہے جس میں ملیریا کا جراثیم ہوتا ہے، لہٰذا اگر ہم ہزار جتن کریں تو ہم کتنے مچھروں کو ماریں گے؟ اس لئے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ملیریا ختم یعنی (Eradicate) نہیں کیا جاسکتا بلکہ کنٹرول (Control) کیا جاسکتا ہے۔

اس طرح ٹی بی (TB) وائرس کی افزائش جانوروں میں ہوتی ہے لہٰذا ہم کتنے جانور مار سکیں گے؟ اسی طرح حال دیگر امراض کا بھی ہے یہی وجہ ہے کہ "پولیو" سے مکمل خاتمے کے بعد یہ سارے فنڈز اور خرچے دیگر وبائی امراض پر خرچ ہونگے جس سے دیگر امراض سے بھی بچاؤ ممکن ہو سکے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ صرف "پولیو" مہم ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ دیگر آٹھ جان لیوا بیماریوں (ٹی بی، خناق، کالی کھانسی، تشنج،

ہیپاٹائٹس، گردن توڑ بخار، نمونیہ اور خسرہ) کے خلاف بھی مہم چلائی جاتی ہے اور تمام چھوٹے ہسپتالوں اور شفاخانوں سمیت تمام مراکز صحت پر یہ سہولت مفت میں دستیاب ہے لہٰذا یہ کہنا مناسب نہیں کہ پولیو کے علاوہ دوسرے امراض پر کام نہیں ہو رہا۔

(۳)...... "پولیو" پر فوکس کرنے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی ممالک اور رفاہی اداروں کے ساتھ ہم نے اس وقت صرف اور صرف "پولیو" پر معاہدہ کیا تھا کیونکہ اس وقت پاکستان سمیت پوری دنیا میں پولیو وبائی شکل اختیار کر چکا تھا اور اس وقت پاکستان میں پولیو سے متاثرہ بچوں کی تعداد 20 سے 25 ہزار تھی جو دیگر تمام امراض کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی۔ لیکن اس مہم اور اس ویکسین سے یہ تعداد رفتہ رفتہ گھٹ کر 2012 کے ریکارڈ کے مطابق صرف اور صرف 60 رہ گئی۔

چونکہ عالمی اداروں کے ساتھ ہمارا معاہدہ صرف پولیو پر ہو چکا تھا جس وجہ سے ان کا بھی پُر زور مطالبہ ہے کہ ابھی تک بیماری سو فیصد کیوں ختم نہیں ہوئی اور بیماری نہ ختم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ صحت سو فیصد بچوں کو پہنچ ہی نہیں پا رہی۔ اگر ہم سو فیصد بچوں کو پہنچ گئے تو یہ بیماری مکمل طور پر ختم ہو جائیگی۔

(۴)......اب انہوں نے حکومت پاکستان کو الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ اس بیماری کو 2014 تک ختم کریں وگرنہ ابھی تک اس پروگرام پر جتنا خرچہ ہوا ہے وہ سب کے سب قرضے میں شمار کیا جائیگا۔ یقینا یہ پاکستان کے لئے بہت بڑا دھچکا ثابت ہوگا۔ کیونکہ پاکستان پہلے سے قرضوں کے بوجھ سے معاشی طور پر خراب ہے اگر یہ لاکھوں ڈالر بھی پاکستان کے معیشت پر ڈال دئے گئے، تو معیشت مزید تباہ ہو جائیگی، اور پاکستان کا بچہ بچہ مزید مقروض ہو جائیگا۔ اسی وجہ سے حکومت اس اربوں روپے کے نقصان سے بچنے کے لئے زور ڈال رہی ہے کہ ہر حال میں اس وائرس کا خاتمہ ہو سکے

(۵)...... پانچویں وجہ یہ ہے کہ پوری دنیا کے ممالک نے اربوں روپے لگا کر اس بیماری کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اب اگر دوبارہ یہ وائرس اُن کے ہاں جائیگا تو ان کے لئے مزید خطرہ کا سبب بنے گا اور پھر دوبارہ یہ ساری تکلیفیں اُٹھانی پڑے گی لہٰذا وہ تمام ممالک پاکستان پر زور ڈال رہے ہیں کہ ہر حال میں اس بیماری کا خاتمہ کر سکے۔ اس حوالے سے سب سے خطرناک بات یہی ہے کہ وہ تمام ممالک قانون سازی کرنے پر تُلے ہیں کہ پاکستان کی بیرونی اسفار پر پابندی لگائی جائے کیونکہ ان ممالک کو "پولیو وائرس" سے خطرہ ہے۔ بلکہ حال ہی میں انڈیا نے پاکستانیوں کو ویزہ دینے سے انکار کر دیا جب تک کسی کے پاس پولیو فری سرٹیفیکیٹ نہیں ہوگا اس کو ویزہ نہیں ملے گا۔

لہٰذا اگر پاکستان پر پابندی لگائی گئی تو نہ کوئی عمرے پر جاسکے گا اور نہ حج پر، اور نہ بیرونی ملک تجارت اور مزدوری کے لئے، جس سے ملک کا سارا نظام درہم برہم ہو جائیگا۔ بلکہ ہم نے تو یہاں تک سنا ہے کہ شاید 2014ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے خلاف بل پیش کیا جائے۔ (بیرونی ممالک کے سفر پر پابندی کے حوالے سے) یہی وجہ ہے کہ وزیر اعظم سے لے کر وزیر اعلیٰ تک اور اعلیٰ افسر سے لیکر ادنیٰ غلام تک اعلیٰ ادنیٰ کے ملازم تک سب اس کے خاتمے کے لئے آواز اٹھا رہے ہیں۔

پولیو ویکسین میں حرام اجزاء کے شامل ہونے کی حقیقت:

پولیو اور دیگر ویکسین کے متعلق اس قسم کے متضاد خدشات پائے جاتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ بندروں کے گردے ہیں تو کوئی کہتا ہے کہ خنزیر کی چربی کی آمیزش ہے کوئی کہتا ہے کہ جانوروں کے پیشاب سے بنتا ہے۔ لیکن غیر تحقیقی رپورٹوں یا انٹرنیٹ سے پروپیگنڈہ پر مشتمل مضامین سے اس کی صداقت کا پتہ نہیں چل سکتا بلکہ اس سے بھی سہل طریقہ یہ ہے کہ اس کا لیبارٹری ٹسٹ کروایا جائے اگر پاکستان میں یہ سہولت میسر نہیں تو بہت سے اور اسلامی ممالک میں تو میسر ہے۔

☆... جبکہ بعض حضرات یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ ویکسین ان حرام اور خبیث جانوروں کے خلیات سے بنائے جاتے ہیں لیکن بات بالکل واضح ہے کہ فارمولہ میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے اسی چیز سے ویکسین بنتا ہے۔

ابتداء میں میڈیکل سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی تھی تو بہت سے چیزیں ایسی تھی جو ویکسین سمیت دیگر ادویات میں شامل کی جاتی مگر اس جدید دور میں سائنس نے بہت ترقی کرلی اور کوئی قابل اعتراض چیز کی آمیزش نہیں ہوتی۔

اس کے علاوہ پشاور ہائی کورٹ میں کئی سال پہلے ایک آدمی نے مقدمہ درج کیا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ اس میں سب حرام چیزوں کی آمیزش ہے۔ فاضل جج نے ویکسین منگوا کر ڈبے میں بند کر کے لیبارٹری بھیج کر ٹسٹ کروایا اور لیبارٹری ٹسٹ کے نتیجے کے بعد اس دعوے کو بے بنیاد قرار دیا۔

پولیو ویکسین کا کینسر یا ایڈز وغیرہ بیماریوں سے کوئی تعلق نہیں:

ایک عام مثال ہے کہ ہمارے ہاں بروفین (Brufin) ڈسپرین اور پیراسٹامول عام اور مشہور گولیاں ہیں جو ہر ایک مریض ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر بھی استعمال کرتا رہتا ہے حالانکہ ان تمام ادویات کا (Side effect) ردعمل ہے جو انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔ ماہرین طب نے اس کی وضاحتیں بھی کیں مگر کوئی اس پر کان نہیں دھرتا؛ کیوں کہ وہ سب قیمتاً خریدتے ہیں۔

رہی کینسر کی بات تو یاد رہے کہ پاکستان میں کروڑوں بچوں کو یہ قطرے پلائے جاتے ہیں مگر اب تک کوئی ایک کیس بھی سامنے نہیں آیا پھر یہ کس بنیاد پر کہا جاتا ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں متضاد قسم کے دعوے ہیں کوئی کینسر کا سبب بتاتا ہے تو کوئی ایڈز سے تعلق جوڑنے کی کوشش کرتا ہے مگر یہ تمام باتیں بے بنیاد ہے ابھی تک کسی نے سائنسی تحقیق سے یہ بات ثابت نہیں کی اگر یہ کینسر یا ایڈز کا سبب بنتا ہے تو اب تک پاکستان میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں بچے کینسر کے شکار ہو جاتے۔

پولیو ویکسین کا فارمولا:

یہ ویکسین نیم مردہ وائرس پر مشتمل ہوتے ہیں جو کہ قوت مدافعت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

رہا فارمولا تو یہ ملاحظہ فرمائیں یہ فارمولا 6،5 زبانوں میں لکھا گیا ہے اب ہم آپ حضرات کی سہولت کے لئے اس کا عربی ترجمہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ فارمولا کوئی چھپا ہوا نہیں بلکہ ہر دس وائلز (ڈبوں) کے اوپر پڑا رہتا ہے۔ آپ حضرات جب بھی طلب کریں تو حاضر خدمت کرینگے اسی طرح ہم پولیو ٹیموں کو 6،5،4 ڈراپس دیتے ہیں۔ لہٰذا ہر ایک کو فارمولا دینا مشکل ہوتا ہے۔ نیز عام آدمی اس فارمولے کو سمجھ نہیں سکتا؛ کیوں کہ یہ ماہرین ادویات کا فن ہے۔

عام میڈیکل سٹورز پر پولیو ویکسین دستیاب نہ ہونے کی وجہ:

تمام ویکسین چونکہ ایک خاص درجہ حرارت (Temperature) پر رکھے جاتے ہیں اور اس کے لئے خصوصی قسم کے فریزر ہسپتالوں یا متعلقہ اداروں میں رکھے جاتے ہیں درجہ حرارت میں معمولی کی بیشی سے ویکسین کے خراب ہونے کا خدشہ ہوتا ہے جب کہ ہمارے ملک میں اکثر میڈیسن سٹورز پر ضرورت کے مطابق عام فریج بھی دستیاب نہیں ہوتے۔

پولیو ویکسین اور ایکسپائری ڈیٹ (تاریخ)

آپ یہ ویکسین بذات خود دیکھیں اور مشاہدہ فرمائیں عام دوائیوں کے مقابلہ میں اس پر آخری تاریخ کے لئے خصوصی التزام کیا گیا ہے۔ اگر یہ استعمال کے قابل ہوتی ہے تو یہ نشان سفید ہوتا ہے اور جب Expire ہو کر استعمال کے قابل نہیں ہوتی تو یہ نشان مائل بہ سیاہ ہو جاتا ہے آپ سب یہ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

پولیو ویکسین استعمال کرنے کے باوجود کسی بچے کا پولیو زدہ ہونا:

یہ سوال ہمارے معاشرے میں بعض جگہوں پر بڑے زور وشور سے پروپیگنڈہ کے طور پر کیا جاتا ہے لیکن اصل حقائق اس کے برعکس ہیں۔ اس حوالے سے چند اہم واقعات واحوال کا ذکر کرتا ہوں۔

(۱)...... ایک مرتبہ ہماری ایک پولیو ٹیم ایک گاؤں میں ویکسینیشن کے لئے گئی۔ گھر والوں نے کہا کہ بچہ سو رہا ہے وہیں پر بستر میں قطرے پلائیں۔ جب ٹیم نے قطرے منہ میں ڈالتے ہوئے مشاہدہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بچہ مر چکا ہے جب ٹیم نے گھر والوں کو پکار کر کہا: تو انہوں نے ٹیم پر الزام لگایا کہ آپ نے دوا پلا کر ہمارے بچے کو مار دیا ہے لہٰذا وہ پروپیگنڈہ پورے علاقے میں پھیل گیا اور تمام لوگ غلط فہمی کا شکار ہوئے کہ اس دوائی سے بچے موت کا شکار ہوتے ہیں۔

(۲)......اسی طرح اکثر بچوں کو (Dyria) دست کی بیماری ہوتی ہے جب اُسے پولیو قطرے پلائے جاتے ہیں تو وہ فوراً دست کی صورت میں خارج ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ویکسین کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا ایسے بچے کو جتنی بار بھی قطرے پلائے جائیں تو اثر نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ اس کے بدن میں نہیں رہتا۔ لہٰذا پولیو وائرس جب اس پر اثر انداز ہوتا ہے تو اس کو معذور کر دیتا۔ الدین سمیت سب لوگ واویلا کرتے ہیں

کہ یہ بچہ ویکسین استعمال کرنے کے باوجود بھی اپاہج یا معذوری کا شکار ہوا حالانکہ ڈاکٹروں نے تو کہا تھا کہ یہ استعمال کرنے کے بعد پولیو وائرس سے محفوظ ہو جائیگا۔ ہم جتنا بھی اس کو قائل کرنے کی کوشش کریں گے مگر وہ سمجھانا بے سود ہو جاتا ہے اور حد تو یہ ہے کہ ہمارے بعض خبر رساں ادارے اور دیگر رسائل بھی اس خبر کو بغیر تصدیق کے بڑھا چڑھا کر شائع کرتے ہیں جس سے معاشرے میں مزید غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔

(۳)......اسی طرح بعض اوقات ایک ٹیم ویکسین پلانے میں سستی کرکے صرف بچے کا نام اور ڈیٹا ریکارڈ میں لکھتے ہیں مگر حقیقت میں اس کو قطرے نہیں پلاتے یا اس بچے کے والدین ٹیم کے ساتھ تعاون نہیں کرتے اور بچے کو قطرے پلانے سے روکتے ہیں تو وہ خانہ پوری کے لیے ریکارڈ میں لکھتے ہیں کہ بچے نے قطرے پی لیے، حالاں کہ حقیقت میں نہیں پیے ہوتے۔

لیکن جب وہ پولیو وائرس کا شکار ہو جاتا ہے تو ڈیٹا میں تو وہی ریکارڈ موجود ہوتا ہے لہٰذا لوگ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ویکسین دو نمبر تھا اور کچھ اثر نہیں کرتا اسی قسم کی بے شمار وجوہات کی وجہ سے بغیر تحقیق کی مختلف باتیں مشہور ہو جاتی ہیں اور ہمارے اخبارات و رسائل ایسی بے بنیاد باتوں کو شائع کرنے میں ذرا بھی نہیں کتراتے اور یوں معاشرے میں پولیو کے حوالے سے بدگمانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

پولیو ویکسین اور خاندانی منصوبہ بندی:

(۱)...... پولیو مہم کے خلاف یہ پروپیگنڈہ بھی زور و شور سے کیا گیا لیکن ایک عقلی مثال سے شاید آپ حضرات میری مراد سمجھ سکیں جس وقت پاکستان میں پولیو مہم کا آغاز ہوا اُس وقت پاکستان کی آبادی ۱۴ کروڑ کے لگ بھگ تھی اور اب ۲۰ کروڑ تک پہنچ گئی ہے اب اگر یہ قطرے خاندانی منصوبہ بندی کے لئے مؤثر ہوتے تو چاہیے تو یہ تھا کہ آبادی کا تناسب کم ہوتا نہ کہ زیادہ ......

(۲)......اگر یہی ویکسین مسلم ممالک میں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے استعمال ہو رہے ہیں تو یہی ویکسین تو کفار ملکوں میں بھی استعمال ہو رہی ہیں مثلاً چین، اسرائیل، امریکہ، یورپ اور ہندوستان سبھی ملکوں میں انہی ویکسین کے ذریعے پولیو کا خاتمہ کیا گیا اور کسی ملک نے یہ دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی یہ الزام لگایا کہ اس ویکسین میں خاندانی منصوبہ بندی کے کچھ اجزاء شامل ہیں۔

(۳)...... ہماری تحقیق کے مطابق میڈیکل سائنس کی تاریخ میں غالباً اب تک ایسی کوئی دوا ایجاد نہیں ہوئی جو بچے کو 4، 5 سال کی عمر میں پلائی جائیں اور 20 یا 25 سال بعد اُس پر اثرانداز ہو سکے جس سے وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو۔ یہ منطق سمجھ سے بالاتر ہے کہ بچوں اور بچیوں دونوں کو پلاتے ہیں اب اگر بچوں کے پلانے سے قوت مردانگی ختم ہو جاتی ہے تو لڑکیوں کو کیوں پلاتے ؟

پولیو ویکسین کا عورتوں کے ولادت کی صلاحیت پر اثراندازی:

یاد رہے کہ یہ مہم ۳۸ سال سے باقاعدگی کے ساتھ پاکستان میں جاری ہے لہٰذا ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں خواتین کی مثال آپ کو پیش کر سکتے ہیں جنہوں نے یہ ویکسین استعمال کی ہے اور اس کے باوجود ان کے بچے بغیر آپریشن کے پیدا ہو گئے۔ آپریشن کے وجوہات کچھ اور ہیں یہاں

خیبر پختونخوااور قبائل میں پورے پورے گاؤں اور قصبے ہمارے ہاں دلیل کے طور پر موجود ہیں جن کو ہم نے ویکسین پلائے تھے مگر وہاں ایک بچہ بھی آپریشن سے پیدا نہیں ہوتا۔ مزید تحقیق کے لئے مقامی گائناکالوجسٹ سے پوچھ سکتے ہیں وہ اس کے وجوہات بتائیں گی۔ آپریشن سے پیدا ہونے کی وجوہات کچھ اور ہیں جن کی تفصیل یہاں ممکن نہیں۔

پولیوویکسین مستند ڈاکٹروں کی نظر میں:

اس پروگرام کو نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک کے تمام ڈاکٹروں سمیت طبی تحقیقی اداروں کی تائید حاصل ہے، خود عالمی ادارہ صحت (WHO) کی اعلیٰ تحقیقاتی ٹیم ان تمام ویکسین کا تحقیق وتجزیہ کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ویکسین میں جب کبھی معمولی فرق یا مسائل پیدا ہوجاتے ہیں تو (WHO) اسے فوراًرپورٹ کرتا ہے اور اس پر اپنی رپورٹ لکھ کر ماہرین کے ساتھ تبادلہ خیال کرتا ہے۔ بعض اوقات کسی مخصوص رپورٹ کو لوگ اٹھا کر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور اپنے رسائل اور اخبارات میں شائع کرتے ہیں کہ دیکھو عالمی ادارہٗ صحت خود اس ویکسین پر تنقید کررہی ہے۔

حالانکہ وہ کسی مخصوص خطے یا مخصوص عوامل کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے اگر (WHO) اس کا تجزیہ نہ کرتی تو یہ رپورٹس منظر عام پر کیسے آتی اور اسی تحقیق وتنقید کی نتیجے میں یہ ویکسین مفید سے مفید تر اور محفوظ سے محفوظ تر بن گئی۔

ان تمام تحقیقات کے باوجود دینی رسائل و اخبارات میں پولیو ویکسین کے خلاف مضامین کیوں شائع ہوتے ہیں؟

(۱)...... یہ تمام رسائل واخبارات اور دیگر مذہبی جرائد ہمارے لئے انتہائی قابل قدر ہیں اور اس سے ہم اپنی دینی رہنمائی حاصل کرتے رہتے ہیں مگر یاد رہے کہ ویکسین سمیت کسی بھی دوائیوں کا تحقیق وتجزیہ ایک عام ڈاکٹر یا سرجن نہیں کرسکتا بلکہ یہ کام فارماسسٹ (Pharmasist) کرتے ہیں کیونکہ مختلف فارمولوں سے مختلف قسم کی دوائی بنانا اور اس کے اجزاء ترکیبی کا تجزیہ کرنا صرف اسی کا شعبہ ہے اسی طرح آپ کے دینی اخبارات ورسائل میں جو مضامین اور مقالات دین کے متعلق مثلاً عبادات، معاملات، اخلاقیات وغیرہ کے موضوعات پر شائع ہوتے رہتے ہیں ہم اسے دینی رہنمائی کے طور پر پڑھتے ہیں اور اپنی اصلاح کرتے رہتے ہیں لیکن دینی رسائل واخبارات میں اگر جدید میڈکل سائنس کے حوالے سے یا دوا کے اجزائے ترکیبی کے حوالے سے کوئی مضمون یا مقالہ شائع ہوجائے تو میرے خیال میں وہ دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان رسائل میں عمومی طور پر دینی اسلامی موضوعات پر لکھنے والے ماہر ہی ہوتے ہیں نہ کہ جدید طبی مسائل کے ماہر ......

(۲)......دوسری بات یہ ہے کہ ویکسین کے خلاف ان رسائل میں جتنے بھی لکھنے والے ہیں اس میں سے کوئی بھی فارماسسٹ نہیں جنہوں نے اپنے تحقیق سے اس ویکسین کا تجزیہ کیا ہو دوائیوں کی تحقیق اور تجزیہ کے لئے پاکستان سے شائع ہونے والا تحقیقی مجلہ ''پاکستان میڈیکل جرنل'' ہیں جس پر مختلف ماہرین طب مختلف قسم کے ادویات اور اس کے اچھے برے اثرات کے حوالے سے تحقیقی مقالات لکھتے آرہے ہیں لہٰذا

ویکسین کے خلاف لکھنے والوں میں اگر کوئی میڈیکل جرنل کا مضمون یا مقالہ پیش کر سکے تو اس پر بات ہو سکتی ہے اسی طرح تمام اسلامی وغیر اسلامی ممالک سے تحقیقی قسم کے میڈکل (جرنلز) نکلتے ہیں لیکن وہاں سے کوئی ایسی رپورٹ سامنے نہیں آئی جس میں ایڈز اور کینسر کی بات کی گئی ہو یا خنزیر اور پیشاب وغیرہ کا تذکرہ ہو۔

(۳)......"روزنامہ امت کراچی" میں گیارہ قسطوں پر ایک مضمون پولیو ویکسین کے خلاف شائع ہوا، اس کے لکھنے والے "ڈاکٹر عبد اللہ" نامی شخص تھے جو سوشل سائنس میں پی ایچ ڈی کر رہے تھے "روزنامہ امت" سے وہی مضامین "ہفت روزہ ضرب مومن" نے کاپی کر کے شائع کیے اور اسی طرح وہی مضامین کئی لاحقوں اور سابقوں کے ساتھ مختلف دینی اخبارات اور رسائل کی زینت بنتے رہے جب ڈاکٹر عبد اللہ سے ہماری ٹیم نے ملاقات کی تو پتہ چلا کہ وہ میڈیکل سائنس کے ڈاکٹر نہیں بلکہ سوشل سائنسز (معاشرتی علوم) کے ڈاکٹر تھے ویکسین کے حوالے سے جب ان سے گفتگو ہوئی تو میڈیکل سائنس اور فارمیسی حوالے سے کچھ زیادہ نہیں جانتے تھے بلکہ نیٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے بلا تحقیق شائع کیے لیکن ہمارے علماء کرام حضرات جب ان کے مضامین میں "ڈاکٹر" کا سابقہ، لاحقہ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ خود ڈاکٹروں نے اس کی مخالفت میں مضامین لکھے ہیں اور یوں اس پر ہمارے سادہ لوح عوام شکوک وشبہات کا شکار ہوتے ہیں۔

(۴)......ویکسین کے حوالے سے شائع شدہ مواد کا جائزہ:

دینی رسائل واخبارات میں پولیو یا دیگر ویکسین کے حوالے جتنے مضامین، مقالات اور کالم شائع ہوئے ہیں اس میں اکثریت ہماری نظر سے گزر چکے ہیں۔ جو عجیب قسم کے تضادات پر مشتمل ہے۔

(۱)......کبھی کہتے ہیں کہ ویکسین مغرب سے آتے ہیں اس لئے نقصان دہ ہے اور جب ویکسین کی خرابی کی بات کرتے ہیں تو وہی انگریز ڈاکٹروں کا حوالے پیش کرتے ہیں ایک طرف مغرب سے نفرت دوسری طرف ان مغربی مضامین پر اعتماد سمجھ سے بالاتر ہے۔

(۲)......ان مضامین میں ایک دو مضامین میں برطانیہ کے ایک طبی ادارے اور اس کے ڈاکٹروں کا حوالہ دیا گیا تھا اور ان ڈاکٹروں کے نام بھی درج تھے ہم نے برطانیہ تک رسائی کی مگر متعلقہ ادارے میں ان ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر بھی نہیں تھا جن سے تبادلہ خیال کیا جاتا تقریباً وہ سارے جعلی نکلے۔ اس کے علاوہ تمام مضامین میں پولیو ویکسین کو مختلف امراض کو مثلاً کینسر ایڈز و دیگر امراض کا سبب قرار دیا گیا ہے مگر دلیل کے طور پر کوئی واضح اور ٹھوس ثبوت نہیں جن پر ہم تحقیق کر سکیں۔

(۳)......پولیو اور دیگر ویکسین کے خلاف جتنے بھی لکھاری ہیں ان کے پاس کوئی باقاعدہ مستند ترین لیبارٹری ٹسٹ نہیں ہے جس سے وہ یہ ثابت کر سکتے کہ یہ ویکسین خطرناک بیماریوں کو پیدا کر سکتی ہیں یا بانجھ پن وغیرہ کا سبب ہیں۔

لہٰذا ان حضرات کی خدمت میں انتہائی عاجزی سے التماس ہے کہ جب بھی کسی ایسی موضوع پر لکھنا چاہتے تو ڈاکٹر اور ماہرین طب سے مشورے کے بعد شائع کریں کیونکہ آپ حضرات کے قلم سے لکھا ہوا ایک جملہ پوری قوم کی سدھار یا بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے اور یہی وجہ ہے

کہ چند رسائل میں شائع مضامین کی وجہ سے پاکستان کو کروڑوں روپے کا خسارہ ہونے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر بدنامی بھی ہوئی، حتی کہ اب پاکستان پر بیرون سفر پر پابندی کی باتیں سننے میں آرہی ہیں۔

اعلانِ مصر.........

{مسلم امہ کے بچوں کے صحت مند مستقبل کا اعادہ}

مارچ 2013ء کو مصر میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی کانفرنس کا اعلامیہ

مارچ کے ابتدائی عشرے میں مصر کے دارالخلافہ قاہرہ میں عالم اسلام کے چیدہ دینی، مذہبی اور سیاسی شخصیات پر مشتمل ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں امام الحرم مکی، شیخ الازہر، سعودی عرب کے مفتی اعظم، اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کے سربراہوں کیساتھ ساتھ پاکستان سے دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا قاری حنیف جالندھری سمیت دیگر کئی علماء نے شرکت کی:

کانفرنس کا موضوع "پولیو سے پاک امت مسلمہ" تھا جس میں عالمی ادارہ برائے صحت (WHO) اور یونیسیف UNICEF کے تمام اہم عہدیداروں نے شرکت کی، دو دن تک پولیو کے حوالے سے آزاد مکالمے کا اہتمام ہوا۔ جس میں ڈاکٹروں نے پاکستان، افغانستان اور نائیجیریا کے حوالے سے مکمل بریفنگ دی۔

شریک محفل حضرات نے بہت سے سوالات اٹھائے جسکے ڈاکٹر حضرات نے تسلی بخش جوابات دیئے۔۔اور فیصلہ کیا گیا کہ عالم اسلام میں پولیو کے خاتمے کیلئے سنجیدہ کوشش ہونی چاہئے۔

کانفرنس نے دو دن کی طویل گفت وشنید کے بعد ایک تفصیلی اعلامیہ جاری کیا اس اعلامیہ کا ہر شق یقینا قابل اتفاق ہے مگر عالمی ادارہ برائے صحت WHO اور یونیسیف UNICEF نے ڈاکٹر شکیل آفریدی جیسے غدار سے برأت کا اعلان کیا ہے اور واضح کیا۔ ہے کہ سانحہ ایبٹ آباد کے حوالے سے نہ ان کا ڈاکٹر شکیل آفریدی سے کوئی تعلق ہے اور نہ تھا۔ اور واضح کیا کہ اس پولیو پروگرام کا ڈاکٹر شکیل آفریدی سے کسی قسم کا تعلق نہیں تھا عالمی ادارہ برائے صحت WHO اور یونیسیف کا ڈرون حملوں کیخلاف آواز اٹھانے پر اور ڈاکٹر شکیل آفریدی سے اعلان برأت کرنے پر امت مسلمہ پر یہ واضح کیا کہ وہ صرف عوام کی فلاح وبہبود کیلئے کام کرنیوالے فلاحی ادارے ہیں ان کا کوئی سیاسی مفاد نہیں۔ محض انسانیت کی خدمت مطلوب ہے۔

اس جرأتمندانہ موقف پر ہم سب مذکورہ اداروں کے مشکور ہیں خصوصاً پولیو مہم کے حوالے سے "جاسوسی" وغیرہ کے الزامات سے ان کا دامن صاف ہو گیا۔ یقینا ہمیں اس سے اتفاق کرنا چاہئے اس اعلامیے کے چند اہم نکات نذر قارئین ہیں۔

۱۔ علماء اور شرکاء نے اتفاق کیا کہ مسلم امہ پولیو کے جراثیم کی موجودگی کی وجہ سے ایک بڑے خطرے میں مبتلا ہے۔

۲۔ 2014ء کے اختتام تک پولیو سے پاک امت مسلمہ کے عزم کا اعادہ کیا گیا

۳۔ اس بات پر اتفاق ہوا کہ تمام مسلم بچوں کا پولیو سے بچائو ساری امت مسلمہ اور خصوصاً جید علماء اور سیاسی قائدین کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

۴۔ علماء نے اتفاق کیا کہ مسلمان علماء کرام اور اداروں پر پولیو کے خاتمے کی حمایت کرنے کی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

۵۔ طویل گفت وشنید کے بعد اس بات پر اتفاق ہوا کہ پولیو ویکسین میں کسی قسم کے حرام اجزاء شامل نہیں اور یہ کہ پولیو ویکسین ایک انتہائی محفوظ دوا ہے۔

۶۔ اس بات پر اتفاق ہوا کہ پولیو ویکسین میں بانجھ پن پیدا کرنے والے کسی قسم کے کوئی اجزاء شامل نہیں ہیں۔

۷۔ تمام شرکاء نے اتفاق کیا کہ ہنگامی بنیادوں پر پولیو پروگرام اور پولیو ویکسین کے حوالے سے پائے جانے والے شکوک وشبہات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

۸۔ شرکاء نے عالمی ادارۂ صحت WHO اور یونیسیف UNICEF کی اعلیٰ قیادت کو سراہا۔

۹۔ علماء نے اجتماعی مذمتی قرارداد کے ذریعے صحت کے اہلکاروں کا جاسوسی کاروائیوں میں استعمال غلط قرار دیا اور عالمی ادارۂ صحت WHO اور یونیسیف UNICEF سے گزارش کی وہ اقوام عالم تک پیغام پہنچائیں کہ کوئی بھی ملک صحت عامہ کی کارروائی کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہ کرے۔

۱۰۔ اتفاق ہوا کہ جامعۃ الازہر کی سرکردگی میں ایک اسلامی مشاورتی دھڑے Islamic Advisory Group کا قیام عمل میں لایا جائے جو اسلامی ادارہ برائے فقہ Islamic Fiqa Academy کی معاونت سے پولیو کے حوالے سے مسلم امہ میں یکجہتی پیدا کرے جبکہ تکنیکی معاونت عالمی ادارۂ صحت اور یونیسیف فراہم کریں۔

۱۱۔ عالمی ادارۂ صحت WHO اور یونیسیف UNICEF مسلم علماء کرام کی تعاون سے تکنیکی معلومات اس ڈھنگ سے فراہم کرے جس سے عوام اور علاقائی مذہبی حلقوں میں پولیو ویکسین سے متعلق شکوک وشبہات کا خاتمہ کیا جاسکے۔

۱۲۔ پولیو سے متعلق فتاویٰ اور معلومات کو والدین اور عوام تک مناسب سہل اور آسان زبان میں پہنچایا جائے۔

بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور

اعلانِ اسلام آباد

مسلم امّہ کے بچوں کے صحت مند مستقبل کا اعادہ

06 - 05 جون 2013ء اسلام آباد، پاکستان

{اسلام آباد میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی کانفرنس کا اعلامیہ}

ہم، اسلام آباد میں اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اور جامعہ الازہر مصر کے اشتراک سے منعقد ہونے والے علماء کے اجلاس کے شرکاء اکتوبر 2011ء میں منعقد ہونے والی وزرائے صحت کی تیسری اسلامی کانفرنس کے موقع پر اسلامی کانفرنس تنظیم کی قرارداد جس میں پولیو کے خاتمہ کے لئے اعلیٰ سطح تعاون طلب کیا گیا تھا اور مئی 2012ء میں عالمی صحت اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد جس میں پولیو کے خاتمے کی تکمیل کو عالمی صحت کے لئے ایک ہنگامی ضرورت قرار دیا گیا تھا پیش نظر رکھتے ہوئے..

(۱)...... پاکستان کے چند حصوں میں پولیو وائرس کی مستقل موجودگی اور ان علاقوں میں پولیو کے خلاف بھرپور مہم کی کمی اور اس ضمن میں موجود سیاسی، ثقافتی، معاشرتی اور امن وامان سے متعلق رکاوٹوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔

(۲)......ڈاکٹر شکیل آفریدی کی جانب سے ایبٹ آباد میں کاروائی کی شدید مذمت کرتے ہیں اس کاروائی نے پاکستانی عوام میں صحت عامہ کے اقدامات سے متعلق شکوک وشبہات پیدا کیے ہیں ہم اس بات کی بھرپور سفارش کرتے ہیں کہ صحت عامہ سے متعلق اقدامات کو صرف صحت عامہ کے لئے استعمال کیا جائے۔

(۳)...... ہم پولیو ورکرز پر حملے اور ان کے قتل کی پرزور مذمت کرتے ہیں یہ حملے اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں اور کسی طور پر قابل قبول نہیں ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومتی سطح پر ان شہداء کی خدمات کا اعتراف ہونا چاہیے اور غم زدہ خاندان کی کفالت کا بندوبست کیا جائے۔

اسی طرح ہم ڈرون حملوں میں بے گناہ افراد اور معصوم بچوں کی شہادت کی مذمت کرتے ہیں۔

(۴)...... ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ پاکستان کے سرحدی علاقوں میں مستقل بنیادوں پر امن وامان بحال کریں تاکہ ان علاقوں میں پائیدار امن قائم ہونے کے نتیجے میں رفاہ عامہ کے لئے ضروری اقدامات کی راہ ہموار ہو۔ نیز پولیو مہم کو بھرپور طریقے سے چلاتے ہوئے ان علاقوں کو پولیو کے مرض سے پاک کیا جائے۔

(۵)......یہ امر قابل ستائش ہے کہ بیشتر مسلمان ممالک نے اپنے ملک سے اسی ویکسین کو استعمال کر کے پولیو کا خاتمہ کر دیا ہے ان ممالک کی حکومتیں اور عوام مبارکبادی کی مستحق ہیں۔

ہم علماء، مشائخ، مفتیان اور دانشوروں نے اس اجلاس میں اس معاملے کا علمی، فقہی، طبی اور سیاسی طور پر مکمل تجزیہ کیا اور اٹھائے گئے شکوک وشبہات کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ طبی ماہرین کے فراہم کردہ مواد اور وضاحت پر اعتماد کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

i پاکستان میں استعمال ہونے والے پولیو سے بچاؤ کی ویکسین محفوظ اور موثر ہے۔

ii۔ پولیو ویکسین میں کوئی ایسے اجزاء موجود نہیں ہیں جو تولیدی نظام کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچانے کا سبب بنتے ہوں۔

iii۔ پولیو ویکسین میں کوئی حرام یا چیز یا معزر صحت اجزاء شامل نہیں

نیز ان امور سے متعلق شکوک وشبہات کے اطمینان بخش تحقیقی جوابات عوام تک پہنچانے کیلئے ان کی تشہیر کا موثر انتظام بھی کیا جائے۔

ہم پولیو کے ممکنہ خاتمے کے عزم کی پُرزور تائید اور حمایت کرتے ہیں اس ضمن میں اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ:

1۔ عوام الناس کو مستقل بنیادوں پر موثر پیغام اور ترغیب دیں گے کہ تمام بچوں کو پولیو سے بچاؤ کی ویکسین ہر بار پلانا یقینی بنائیں۔ اس کے علاوہ اس بات کی ترغیب بھی دیں گے کہ بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات کے کورس مکمل کئے جائیں۔

2۔ ہم معاشرتی، ثقافتی، سیاسی اور امن امان کے حوالے سے موجود رکاوٹوں پر قابو پانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔

3۔ ہم خود، اور ضلعی اور یونین کونسل کی سطح پر موجود علماء حضرات کے ذریعے عوام تک یہ پیغام بھرپور طریقے سے پہنچائیں گے کہ پولیو ٹیموں کی حفاظت وحرمت ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔

4۔ ہم عوامی حلقوں کو پولیو کے خاتمے کے حوالے سے متحرک کرنے کے لئے اپنا کردار بھرپور طریقے سے ادا کریں گے۔ علاوہ ازیں ،ضلعی اور یونین کونسل کی سطح پر موجود علماء کی اس حوالے سے شمولیت کو بھی یقینی بنائیں گے۔

5۔ ہم اپنے اداروں کے توسط اور تعاون سے پولیو سے متعلق آگاہی پھیلانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام آباد میں منعقدہ مشاورتی اجلاس نے اس بات کا بھرپور موقع فراہم کیا کہ ہم علماء حضرات، ماہرین صحت اور ڈاکٹرز حضرات مل بیٹھ کر پولیو کے خاتمے اور اس ضمن میں موجود رکاوٹوں اور ان کے خاتمے پر بھرپور غور کر سکیں اس اجلاس نے یہ موقع بھی فراہم کیا کہ ہم اس حوالے سے اپنی تجاویز کو متعلقہ اداروں تک پہنچا سکیں اور اپنے تعاون اور کردار کی صحیح سمت کا تعین کر سکیں۔

ہم پولیو کے خاتمے کی بھرپور اور ان تھک قومی کوششوں کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی تعریف کرتے ہیں اور اپنے بچوں کو پولیو سے پاک پاکستان فراہم کرنے میں بھرپور کردار ادا کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

تمام شرکاء نے اس اعلامیے پر دستخط کئے جس میں سے چند اہم شخصیات کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱)... مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب... صدر دارالعلوم کراچی

(۲)... شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب... مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(۳)... مفتی جامعہ الازہر شیخ محمد وسام صاحب... مفتی اعظم جامعہ الازہر مصر

(۴)... دکتور شیخ عبد القاہر محمد قمر صاحب... مدیر دارالافتاء اسلامی فقہ اکیڈمی سعودی عرب

(۵)... مولانا انوار الحق حقانی صاحب... خطیب مرکزی جامعہ مسجد کوئٹہ بلوچستان

(۶)... مولانا عبد الباقی صاحب... مدرسہ تعلیم القرآن کوئٹہ بلوچستان

(۷)... مفتی مرزا مسعود بیگ صاحب... جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی

(۸)... شیخ الحدیث مولانا محمد عبید اللہ صاحب... مدرسۃ الحسنین فیصل آباد

(۹)... مولانا طاہر محمود صاحب... علماء کونسل لاہور

(۱۰)... ڈاکٹر دوست محمد خان صاحب... چیرمین شیخ زید اسلامک سنٹر پشاور

(۱۱)... ڈاکٹر نور احمد شاہ تاز صاحب... چیرمین شیخ زید اسلامک سنٹر کراچی

(۱۲)... ڈاکٹر احمد یوسف الدرویش صاحب... صدر اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد

(۱۳)... محمد الیاس خان صاحب... سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد

(۱۴)... حاجی حنیف طیب صاحب... چیرمین روٹری علماء کمیٹی کراچی

{شریک مجلس بعض اہم ماہرین میڈیکل سائنس کے نام جنہوں نے اس اعلامیہ پر دستخط کئے}

(۱)... ڈاکٹر یعقوب المزروع... سیکرٹری جنرل کونسل آف ہیلتھ سعودی عرب

(۲)... ڈاکٹر تنویر زبیری ... سیکرٹری اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور

(۳)...ڈاکٹر طارق بھٹہ... چیرمین این سی سی

(۴)... ڈاکٹر عطاالرحمان... چیرمین طبی فقہی بورڈ اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن

ماضی قریب میں خیبر پختونخواہ کی سطح پر قومی ادارہ برائے تحقیق وترقی نے بھی علماء کے درمیان پولیو کے حوالہ سے شعور وآگہی کا پروگرام چلایا تھا، جنہوں نے پشاور یونیورسٹی میں پورے صوبے کے علماء کا کنونشن منعقد کیا تھا، اس کی تفصیل بھی المباحث کے صفحات میں شائع ہو چکی تھی۔

حالاً IRCR A نے مذہبی صحافت کے میدان میں پولیو اور صحت کے حوالہ سے عملی قدم رکھا ہے جو یقیناً قابلِ ستائش ہے، کیونکہ چند ہزار شمارہ جات میں شائع شدہ تحریر کئی لاکھ افراد میں دعوت پھیلانے کا ذریعہ بنتی ہے اور ساتھ ساتھ تاریخ کا حصہ بن جاتی ہے۔ اللہ تعالی ہمارے ملک کو اس وباء سے محفوظ فرمائے۔ آمین